مسلم دنیا کی تعلیمی حالت

مفتی محمد جنید انور

دنیا کے دو بڑے مذاہب اسلام اور عیسائیت کے ماننے والوں کی تعلیمی حالت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مجموعی طور پر عیسائی ممالک میں شرح خواندگی ۹۰ فیصد سے زائد ہے، اس میں تقریباً ۱۵ عیسائی ممالک وہ ہیں جن میں شرح خواندگی ۱۰۰ فیصد ہے۔ دوسری طرف مسلم ممالک میں مجموعی طور پر شرح خواندگی ۵۰ فیصد ہے۔ جب کہ کوئی بھی مسلم ملک ایسا نہیں جہاں کا معیار تعلیم ۱۰۰ فیصد ہو۔ خواندہ افراد میں سے ۵۰ فیصد ایسے ہیں جنھوں نے اسکول یا تعلیمی ادارے کا رخ نہیں کیا۔ خواندگی کی تعریف مسلم ممالک میں یہ ہے کہ ''ہر وہ شخص جو پڑھنا لکھنا جانتا ہو خواندہ کہلاتا ہے'' جب کہ عیسائی دنیا میں خواندگی کی تعریف یہ ہے کہ ''کم از کم پرائمری سطح کی تعلیم ہو'' اس طرح خواندگی کی عیسائی تعریف کے مطابق عیسائیت میں شرح خواندگی ۹۰ فیصد اور مسلمانوں میں بمشکل ۱۵ فیصد ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ عیسائی سماج میں تعلیم کی اہمیت کا ہونا ہے۔ عیسائی ممالک میں تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں ۹۰ فیصد خواندہ لوگ سیکنڈری سطح کی تعلیم ضرور حاصل کرتے ہیں اور ۱۵ سے ۴۰ فیصد تک اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب کہ مسلم سماج میں اعلیٰ تعلیم ۲ سے ۷ فیصد تک محدود ہے۔ مسلم نوجوان اعلیٰ تعلیم کے لیے عیسائی ممالک کا رخ کرتے ہیں اور وہاں تعلیم کے حصول کے لیے خطیر رقم خرچ کرتے ہیں، یہ صورت حال اس صورت حال کے برعکس ہے جب عہدِ وسطیٰ میں یورپ کے عیسائی اسلامی یونی ورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا قابلِ فخر سمجھتے تھے اور حصولِ علم کے لیے وہاں کا رخ کیا کرتے تھے۔ مسلم ممالک میں مردوں اور خواتین کے درمیان خواندگی کا فرق ۱۵ سے ۴۰ فیصد تک ہے۔ جب کہ عیسائی معاشرے میں یہ فرق ۲ سے ۵ فیصد تک ہے۔ عرب دنیا کا اسلامی ممالک میں ایک اہم مقام ہے۔ عرب دنیا ۲۲ ممالک پر مشتمل ہے جن کی مجموعی آبادی ۲۸ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یہ دنیا کی کل آبادی کا ۵ فیصد ہے۔ دو سال پہلے اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) کی جانب سے پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق عرب دنیا میں ۱۹۶۰ء کے عشرے میں ۶۰ فیصد ناخواندگی تھی، جو ۱۹۹۰ء کے عشرے میں کم ہو کر ۴۳ فیصد رہ گئی، اب بھی یہاں ساڑھے چھ کروڑ افراد ناخواندہ ہیں جن میں دو تہائی تعداد خواتین کی ہے۔ عرب ممالک کی آبادی میں ۳۶ فیصد آبادی کی عمر ۱۴ سال تک ہے۔

ٹیکنالوجی اور سائنس اور نئے علوم وفنون پر خرچ کی جانے والی رقوم کے لحاظ سے عرب دنیا کے اعداد وشمار قابلِ اطمینان نہیں ہیں۔ پوری عرب دنیا میں نئے علوم وفنون پر نئی اور تحقیقی تحریرات کا شدید فقدان ہے۔ سائنس وٹیکنالوجی پر نئی

کتابوں کی اشاعت نہ ہونے کے برابر ہے، جب کہ پوری دنیا میں ہر سال تقریباً دس لاکھ تحقیقی مقالے اور ایک لاکھ سے زائد سائنسی کتب شائع ہو رہی ہیں۔ ۲۰۰۱ء میں تمام ۲۲ عرب ممالک نے سائنس و ٹیکنالوجی اور جدید علوم میں صرف ۳۳۰ کتابیں ترجمہ کی ہیں۔ اگر اس تعداد کو ۲۲ پر تقسیم کر دیا جائے تو یا ایک سال میں ایک ملک نے صرف ۱۵ کتب کا ترجمہ کیا۔ جب کہ اسی عرصے میں یورپ کے ایک اوسط ملک یونان (Greece) نے پوری عرب دنیا سے ۵ گنا زائد سائنسی کتب کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا۔ اسی طرح یورپ کے ایک اور معمولی ملک اسپین نے سال ۲۰۰۱ء میں جتنی کتب ترقی یافتہ زبانوں سے ہسپانوی زبان میں ترجمہ کیا، اتنی کتب گزشتہ ایک صدی میں بھی پوری عرب دنیا نے ترجمہ نہیں کیں۔

پاکستان اسلامی دنیا میں ایک قابلِ احترام مقام رکھتا ہے اور اللہ کے فضل کی بدولت سے جوہری توانائی کا حامل بھی ہے، مگر یہاں بھی تعلیم و ترقی کا حال کچھ بہتر نہیں ہے۔ پاکستان کا ہر شہری اوسطاً صرف ۲ سال تک باقاعدہ تعلیم حاصل کرتا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں خواندگی کی شرح ۴۰ فیصد سے کچھ زائد ہے۔ واضح رہے کہ خواندگی کی سرکاری تعریف کے مطابق ''ہر وہ شخص جو اخبار کی شہ سرخی پڑھ سکتا ہے اور اپنے دستخط کر سکتا ہے وہ خواندہ ہے''۔ اس حساب سے پاکستان میں پانچویں جماعت تک پڑھے ہوئے لوگوں کی تعداد کسی طرح بھی ۳۵ فیصد سے زائد نہیں بنتی۔ مڈل (آٹھویں) پاس عوام کی تعداد تقریباً ۲۸ فیصد، میٹرک (دسویں) پاس لوگوں کی شرح تقریباً ۲۵ فیصد اور انٹر (بارہویں جماعت تک پڑھے ہوئے پاکستانیوں کی تعداد ۲۰ فیصد سے کچھ کم ہے۔ گریجویشن (۱۴ کلاسوں تک) تعلیم حاصل کرنے والے خوش نصیب پاکستانیوں کا تناسب لگ بھگ ۹ فیصد ہے۔ جب کہ ماسٹرز (سولہ جماعت) تک یعنی اعلیٰ تعلیم تک پہنچ جانے والے پاکستانیوں کا تناسب محض ۲ سے ڈھائی فیصد ہے۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی جیسی ''علمی عیاشی'' صرف چند ہزار لوگوں ہی کو میسر آ سکی ہے۔ جب کہ ڈی ایس سی (ڈاکٹر آف سائنس) کا اعزاز رکھنے والوں کی تعداد ایک درجن سے کچھ ہی زائد ہے۔ خاص خاص اسلامی ممالک کی تعلیمی صورت حال، بشرح خواندگی درج ذیل نقشے سے واضح ہے۔ یہ نقشہ ۱۴ جولائی ۲۰۰۵ء تک دستیاب معلومات کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اور تازہ ترین صورت حال کو بخوبی واضح کرتا ہے۔ درج ذیل نقشے میں دی گئی معلومات CIA کی "Fact Book" سے لی گئی ہیں۔

نمبر شمار	ملک کا نام	کل آبادی	شرح خواندگی فیصد میں کل آبادی کے لحاظ سے	مردوں میں شرح خواندگی	خواتین میں شرح خواندگی
۱	انڈونیشیا	241,973,879	89%	79.5%	74.7%
۲	برونائی دارالسلام	372,361	93.9%	96.3%	91.4%
۳	پاکستان	162,419,946	45.7%	59.8%	30.6%
۴	ترکی	69,660,559	87%	82.8%	80.4%
۵	سعودی عرب	26,417,599	78,8%	84.7%	70.8%

۶	سوڈان	40,107,486	61%	71.8%	50.5%
۷	شام	18,448,752	79.9%	89.7%	64%
۸	قطر	863,051	82.5%	81.4%	85%
۹	عراق	26,074,906	40.4%	55.9%	24.4%
۱۰	لیبیا	5,765,563	82.6%	92.4%	72%
۱۱	متحدہ عرب امارات	2,563,212	77.9%	76.1%	81.7%
۱۲	مصر	77,505,756	57.7%	68.8%	46.9%
۱۳	ملائیشیا	23,953,136	88.7%	92%	85.4%
۱۴	نائیجریا	128,771,988	68%	75.7%	60.6%
۱۵	یمن	20,726,063	50.2%	70.5%	30%

تعلیم کے ساتھ ساتھ فنون وٹیکنالوجی کے میدان میں اچھی پیشترفت بھی کسی ملک کی ترقی میں اہم کردار کرتی ہے۔ تعلیم، ترقی اور ایجادات کا چولی دامن ساتھ ساتھ ہے۔ امریکا کے مشہور سائنسی ادارے میساچوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (M.I.T) کے نمائندہ جریدے ''ٹیکنالوجی ریویو'' نے مئی ۲۰۰۴ء کے اپنے شمارے میں ایجادات کے حوالے سے خصوصی موضوعات کے علاوہ ایجادات کا عالمی نقشہ بھی شائع کیا ہے۔ اس نقشے میں جدید ترین ایجادات کی دوڑ میں شریک مختلف ممالک کی بحوالہ پٹینٹ درجہ بندی بھی کی گئی ہے۔

ایجادات میں دس سرفہرست ممالک کے نام کچھ یوں ہے:

❶ امریکہ ❷ فن لینڈ (یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے) ❸ برطانیہ ❹ جاپان ❺ جرمنی ❻ سنگاپور ❼ سوئیڈن ❽ ڈنمارک ❾ سوئٹزرلینڈ ❿ فرانس۔

اسلامی ممالک میں سے اس فہرست میں صرف تین ممالک شامل ہیں جو کچھ اس طرح ہیں۔ ملائیشیا جو عالمی نمبر ۳۵ اور عالم اسلام میں سرفہرست ہے، ترکی جو عالمی نمبر ۵۴ اور اسلامی دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے اور مصر عالمی مبر ۵۵ اور اسلامی ممالک میں تیسرے نمبر پر ہے۔

جبکہ تیل کی دولت سے مالا مال متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کے آگے "NR" لکھا ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں کسی کی کوئی ریسرچ نہیں کی گئی ہے اور یہ ممالک کسی گنتی میں نہیں آتے، اسی طرح پاکستان، افغانستان، ایران، وسطِ ایشیا کے اسلامی ممالک اور تمام افریقی اسلامی ممالک بھی کسی گنتی میں شامل نہیں۔ جب کہ وسائل اور افرادی قوت سے مالا مال اسلامی ممالک پوری دنیا کی بیس فیصد سے بھی زائد آبادی کا احاطہ کرتے ہیں۔

اس تمام صورت حال کو مدنظر رکھنے کے بعد اہم بات یہ ہے کہ مسلمان قوم کو اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کا سد باب کر لینی چاہیے، اس لیے کہ علم کی سچی تڑپ، لگن اور مستقل مزاجی سے ہی مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

تاریخ نے وہ وقت بھی دیکھا ہے جب جاپانی، گھوڑے کی نعل بنانا بھی نہیں جانتے تھے۔۱۸۷۰ء میں شہنشاہ میجی نے حلف اٹھایا اور دوسروں سے بھی یہ حلف لیا کہ علم جہاں بھی ہوگا اس سے فائدہ اٹھا کر جاپان کی تعمیر و ترقی کے لیے استعمال کیا جائے گا۔آج وہی جاپانی قوم لاکھوں ٹرانسسٹرز پر مشتمل ایسے سرکٹ تیار کر رہی ہے جو سوئی کے سرے پر موجود سوراخ سے گزارے جا سکتے ہیں۔ مسلمان قوم کو اب سب سے پہلے اپنی تعلیم پر توجہ دینی ہوگی تاکہ وہ اپنی عظمت رفتہ اور شان و شوکت پھر سے حاصل کر سکے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ جو قوم علم و ترقی کی قدر نہیں کرتی وہ ختم ہو کر قصہ پارینہ بن جاتی ہے۔

☆☆☆

مؤمن کا لہو

(جید علماء کرام کی مسلسل شہادت کے حوالے سے خصوصی کلام)

اثر جونپوری

کیوں چار طرف پھیلی ہوئی مشک کی بُو ہے ڈھونڈو کہ یقیناً کہیں مومن کا لہو ہے
دنیا کی ہر اِک چیز کی قیمت میں گرانی ارزاں ہے کوئی شئے تو مسلماں کا لہو ہے
مومن کو تو محبوب ہے مینائے شہادت کیا بادۂ گلفام ہے کیا کیفِ سبو ہے
اِک سر ہی نہیں وار کا شوقین ہے اب تو بے تاب شہادت کے لیے ہر بُنِ مو ہے
کیا مجھ کو خبر کارِ جہاں کی کہ یہاں اب میں ہوں مرا محبوب ہے اور عالمِ ہُو ہے
رکھ اپنے قدم مردِ مجاہد تو سنبھل کر کفار کی آنکھوں کا جو کانٹا ہے وہ تُو ہے
مومن کو کہیں خار بھی چبھ جائے تو دکھ ہو عالم میں جہاں بہتا ہے وہ میرا لہو ہے
وہ دھند کہ پہچاننا مشکل ہے بشر کو وہ غیر ہے، اپنا ہے، محب ہے، کہ عدو ہے
اب جلد پنپ اُٹھے گا ایمان کا پودا یہ مجھ کو یقیں ہے مری مٹی میں نمو ہے
میں زیرِ قدم کفر کے ناپاک عزائم
جب کہ اثر شوقِ شہادت کا وضو ہے